ڈاکٹر ایرک بیتھمن

پاکستان کا ایک ممتاز فاضل

ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم سے میری پہلی ملاقات بحمدون (لبنان) کی پہلی مسلم سیحی کانفرنس کے موقع پر ہوئی ۔ ہمارے درمیان بہت جلد قریبی روابط پیدا ہو گئے غالباً اس لیے کہ اکثر بنیادی مسائل پر ہمارے نظریات ملتے جلتے تھے ۔ بعد میں دوسری ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس امر کی اور بھی زیادہ تائید و توثیق ہو گئی ۔ مشرقی و مغربی افکار پر ایک وسیع نظر کی بدولت ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم پر انسانی فطرت کی کمزوریوں اور حماقتوں کی حقیقت اتنی واضح ہو چکی تھی کہ جب ان کے رفقائے کار بڑھی چڑھی اور کھینچ تان کی باتیں کرتے تھے تو وہ ہلکے سے تبسم کے ساتھ ان سے صرف نظر کر لیتے تھے اور ان کی طبیعت میں کسی قسم کا میل نہیں آنے پاتا تھا ۔ آپ کے مذہبی تصورات پر تعصب کا لیپ نام کو بھی نہ تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ وہ لوگ جو حقائق و جذبات کے مابین بمشکل خط فیصل کھینچ سکتے تھے ان کی قوت ضبط و تحمل سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے ۔

مسلم سیحی تعاون کمیٹی کے سلسلے میں جب موصوف نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کیا تو انہوں نے اسلام کی تعلیمات ایسے باوقار اور انسانیت پرور انداز میں پیش کیں کہ ان کے سامعین نے اچھا خاصا اثر قبول کیا ۔ ان میں سے اکثر نے عمر بھر کسی مسلمان کو دیکھا یا سنا نہیں تھا ۔

بلاشک و شبہ موصوف پاکستان کے ایک ممتاز فاضل تھے ۔ قدرت نے ان کی شخصیت میں کچھ ایسے جوہر بھر دیئے تھے کہ وہ مذہبی تعلیمات کو ایسے خوش آیند اسلوب میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے کہ دور حاضر کے جدت پسند ذہن بھی ان سے مطمئن ہو جاتے تھے ۔

جب میں نے حال ہی میں یہ سنا کہ ڈاکٹر خلیفہ نے سفر آخرت اختیار کیا ہے تو فوراً ہی میری طبیعت نڈھال ہو گئی ۔ میں اس عظیم نقصان میں جو ان کی رحلت سے آپ کو اور آپ کے ملک کو پہنچا ہے آپ کے ساتھ برابر کا شریک ہوں ۔ مجھے ذاتی طور پر بھی اس نقصان کا احساس ہے اور وہ اس لیے کہ میں اسلامی فکر سے آشنا ہونے کی خاطر اس فاضل جلیل سے مزید راہ و رسم پیدا کرنے کی فکر میں تھا ۔ اگر وہ زندہ رہتے تو پاکستان یا ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پھر ملاقات کی صورت پیدا ہوتی ۔